بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۷۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷ | ۳۰ ظہور ۱۳۴۲ ہش / ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۸۳ھ / ۳۰ اگست ۱۹۶۳ء | نمبر ۲۰۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۹ اگست پونے آٹھ بجے صبح

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اعصابی بے چینی کی تکلیف رہی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

قبولیتِ دعا کیلئے ضروری ہے کہ انسان غفلت اور معصیت کو چھوڑ کر متقی بن جائے

جس قدر قربِ الٰہی حاصل ہوگا اسی قدر قبولیتِ دعا کے ثمرات سے حصہ ملے گا

"خوب یاد رکھو کہ انسان کی دعا اس وقت قبول ہوتی ہے جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے غفلت، فسق و فجور کو چھوڑ دے۔ جس قدر قرب الٰہی انسان حاصل کرے گا۔ اسی قدر قبولیت دعا کے ثمرات سے حصہ لے گا۔ اسی لئے فرمایا وَاِذَا سَأَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ اور دوسری جگہ فرمایا ہے۔ وَاَنّٰی لَھُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّکَانٍ بَعِیْدٍ۔ یعنی جو مجھ سے دُور ہو اس کی دعا کیونکر سنوں۔ یہ گویا عام قانونِ قدرت کے نظارہ سے ایک سبق دیا ہے۔ یہ نہیں کہ خدا سن نہیں سکتا وہ تو دل کے مخفی در مخفی ارادوں اور ان ارادوں سے بھی واقف ہے جو ابھی پیدا نہیں ہوئے۔ مگر یہاں انسان کو قرب الٰہی کی طرف توجہ دلائی ہے کہ جیسے دُور کی آواز سنائی نہیں دیتی اسی طرح پر جو شخص غفلت اور فسق و فجور میں مبتلا ہو کر مجھ سے دُور ہوتا جاتا ہے اسی قدر حجاب اور فاصلہ اس کی دعاؤں کی قبولیت میں ہوتا جاتا ہے۔ کیا سچ کہا ہے ؎

پیدا است ندا را کہ بلند است جناب

جیسے میں نے ابھی کہا گو خدا عالم الغیب ہے لیکن یہ قانونِ قدرت ہے کہ تقویٰ کے بغیر کچھ نہیں ہوتا۔" (الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۰ء)

محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ربوہ واپس تشریف لے آئے

ربوہ ۲۹ اگست۔ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس جو گذشتہ ڈیڑھ ماہ سے حیدر آباد، کوئٹہ اور کراچی کی جماعتوں کا دورہ کر رہے تھے۔ کل شام کو چناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔

ہفتہ وقف جدید

— ۳ ستمبر تا ۱۰ ستمبر —

ہفتہ وقف جدید ۳ تا ۱۰ ستمبر تک منایا جا رہا ہے، اس تحریک کی اہمیت بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا "میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے۔ اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں۔ میں اس خرچ کو تب بھی پورا کروں گا۔ اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے۔ خدا تعالیٰ ان لوگوں کو الگ کر دیگا۔ جو میرا ساتھ نہیں دیتے ہے اور میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اتارے گا۔"

حضور کے ان الفاظ سے اس تحریک کی اہمیت پوری طرح واضح ہوتی ہے۔ (ناظم ارشاد وقف جدید)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی تشویشناک علالت

گھبراہٹ بھی ہے اور کمزوری بہت زیادہ ہے

لاہور ۲۹ اگست سوا پانچ بجے صبح (بذریعہ فون) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو بار بار پیشاب آ رہا ہے اور کمزوری بہت زیادہ ہے اور گھبراہٹ بھی ہے۔ کل شام یورپ سے آئے ہوئے ایک ڈاکٹر نے معائنہ کیا۔ اور بعض دوائیاں تجویز کیں۔

احباب درد دل کے ساتھ التزاماً دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

فاضل عربی کے امتحان میں جامعہ احمدیہ ربوہ کے ایک طالب علم کی نمایاں کامیابی

امسال جامعہ احمدیہ کے جن دو طلباء نے فاضل عربی کا پنجاب یونیورسٹی کا امتحان دیا تھا وہ دونوں بفضلِ خدا کامیاب ہو گئے ہیں۔ ان میں سے ایک طالب علم مبارک احمد جمیل نے یونیورسٹی بھر میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ نتیجہ حسب ذیل ہے۔

مبارک احمد جمیل رول نمبر ۸۴ نمبر حاصل کردہ ۳۲۴ - قریشی محمد اسلم رول نمبر ۹۳ نمبر حاصل کردہ ۲۹۳

یہ دونوں طلباء جامعہ سے شاہد کی ڈگری لیکر فارغ التحصیل ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ان طلباء، جامعہ احمدیہ اور سلسلہ کے لئے بابرکت کرے۔ آمین

مبارک تحریکِ دعا یکم اگست تا ۹ ستمبر

روزانہ تین سو مرتبہ درود و نماز تہجد۔ اسلام کے غلبہ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل شفایابی کیلئے دعائیں

معتمد صدر، صدر انجمن احمدیہ

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ اگست ۶۳ء

جمہوریت کے استھان پر صالحیت کی بھینٹ

مودودی صاحب کے متعلق کہا گیا ہے کہ پریس کانفرنس میں

"ایک اخباری نمائندہ نے سوال کیا کہ اگر کنونشن مسلم لیگ کوئی ایسا امیدوار کھڑا کرے جو آپ کے معیار صالحیت پر پورا اترتا ہو تو کیا آپ اس کا ساتھ دیں گے؟

مولانا نے کہا ہرگز نہیں۔ وہ اگر کسی فرشتہ کو بھی کھڑا کریں تو ہم اسکی حمایت نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اس کی نیکی اور صالحیت ایک ایسے نظام کی تابع مہمل ہے جو استبدادی بھی ہے اور اسلام کے راستہ میں سب سے بڑی رکاوٹ بھی۔

ایک اخباری نمائندے نے سوال کیا کہ اگر کوئی غیر مسلم پاکستانی پاکستان میں جمہوری نظام کی حمایت کرتا ہے تو آپ اس سے تعاون کریں گے؟

آپ نے فرمایا کہ اگر ایک ہندو جمہوری نظام کی حمایت کرتا ہے تو اسے میری تائید ضرور حاصل ہوگی اس لئے کہ اس نے یہ اصول تسلیم کر لیا کہ ملک کی اکثریت جو نظام حکومت بھی قائم کرنا چاہے گی کر سکے گی۔ اور ظاہر ہے کہ یہاں کی اکثریت اسلام کے سوا اور کچھ نہیں چاہتی

مولانا نے مزید بتایا کہ میں ان لوگوں کی سیاسی ذہنیت کا اندازہ لگانے سے قاصر ہوں جو ایک طرف تو جمہوریت کا نعرہ لگاتے ہیں اور دوسری طرف مطالبہ کرتے ہیں کہ ریاست لادینی ہو۔"

(شہاب ۲۵ ص ۲۱/۶۳)

کیا مودودی صاحب بتا سکتے ہیں کہ برطانیہ فرانس۔ امریکہ میں جمہوریت ہے یا نہیں؟ کیا وہاں لادینی نظام ہے یا دینی؟

آجکل مودودی صاحب جمہوریت کے بڑے چیمپئن بنے ہوئے ہیں مگر معلوم ہوتا ہے کہ یہ صرف ظاہرا ہی لبیا پوچی ہے اور محض دوسرے تخریبی عناصر کی واہ واہ اور حمایت حاصل کرنے کے لئے جمہوریت کے استھان پر صالحیت کو بھینٹ چڑھا رہے ہیں چنانچہ "نوائے وقت" نے چند روز ہوئے مولانا کی طرف ہی اشارہ کر کے لکھا تھا کہ

"جمہوریت کے کیمپ میں ایسے لوگ بھی ہیں جو جمہوریت کو اپنے نصب العین (اسلامی نظام) کے لئے لازمی قرار دیتے ہیں لیکن اپنی تنظیم کے دروازے جمہور پر کھولنے کی جگہ اپنی ارکان کی (ایلوے مسافروں کی طرح) درجہ بندی ضروری سمجھتے ہیں وہ ملک میں بالغ رائے دہندگی چاہتے ہیں لیکن اپنی جماعت کی صفوں میں ہر بالغ کو بے روک ٹوک آنے کی اجازت نہیں دیتے۔ انہوں نے اپنے ہم خیال آزاد ارکان اور جماعتوں کے ساتھ مل کر قومی اسمبلی میں ایک "اسلامی جمہوری محاذ" بھی بنایا ہے لیکن جس مقصد کے لئے وہ ایوان میں اشتراک عمل کرنا ضروری سمجھتے ہیں اس کے لئے عوامی میدان میں ایک دوسرے کی طرف دست تعاون نہیں بڑھاتے"۔

(نوائے وقت ۶ ۳/۶۳)

جب پاکستان کو معرض وجود میں لانے کا سوال تھا تو مودودی صاحب کا وعظ اس کے بالکل برعکس تھا۔ آپ صالحیت کے لئے ہر چیز کو قربان کرنے کے لئے تیار تھے چنانچہ آپ اپنی تصنیف سیاسی کشمکش حصہ ۳ میں جو پاکستان کے خلاف سب سے بڑی دستاویز ہے فرماتے ہیں:۔

"مسلمان ہونے کی حیثیت سے میرے لئے اس مسئلہ میں بھی کوئی دلچسپی نہیں ہے کہ ہندوستان میں جہاں مسلمان کثیر التعداد ہیں وہاں انکی حکومت قائم ہو جائے۔ میرے نزدیک جو سوال سب سے اقدم ہے وہ یہ ہے کہ آپ کے اس "پاکستان" میں نظام حکومت کی اساس خدا کی حاکمیت پر رکھی جائے گی یا مغربی نظریۂ جمہوریت کے مطابق عوام کی حاکمیت پر؟ اگر پہلی صورت ہے تو یقیناً یہ "پاکستان" ہوگا ورنہ بصورت دیگر یہ ویسا ہی "ناپاکستان" ہوگا جیسا ملک کا وہ حصہ ہوگا جہاں آپ کی اسکیم کے مطابق غیر مسلم حکومت کریں گے۔ بلکہ خدا کی نگاہ میں یہ اس سے زیادہ ناپاک، اس سے زیادہ مبغوض و ملعون ہوگا۔ ..... مسلمان ہونے کی حیثیت سے میری نگاہ میں اس سوال کی بھی کوئی اہمیت نہیں ہے کہ ہندوستان ایک ملک رہے یا دس ٹکڑوں میں تقسیم ہو جائے ..... مسلمان کی حیثیت سے میرے نزدیک یہ امر بھی کوئی قدر و قیمت نہیں رکھتا کہ ہندوستان کو انگریزی امپیریلزم سے آزاد کرایا جائے۔ انگریز کی حاکمیت سے نکلنا تو صرف لا الٰہ کا ہم معنی ہوگا۔ فیصلہ کا انحصار محض اس نفی پر نہیں ہے، اس پر ہے کہ اس کے بعد اثبات کس چیز کا ہوگا؟ اگر آزادی کی یہ ساری لڑائی صرف اس لئے ہے — اور مجاہدین حریت میں سے کون صاحب یہ جھوٹ بولنے کی ہمت رکھتے ہیں کہ اس لئے نہیں ہے — کہ امپیریلزم کے الٰہ کو ہٹا کر ڈیموکریسی کے الٰہ کو بت خانہ حکومت میں جلوہ افروز کیا جائے تو مسلمان کے نزدیک درحقیقت اس سے کوئی فرق بھی واقع نہیں ہوتا۔ لات گیا اور منات آ گیا۔ ایک جھوٹے خدا نے دوسرے جھوٹے خدا کی جگہ لے لی"۔

(سیاسی کشمکش حصہ ۳ ص ۷۸-۷۹)

اس سے پہلے مودودی صاحب اسی دستاویز میں فرماتے ہیں:۔

"ڈکٹیٹرشپ یا مطلق العنان بادشاہی کو مٹایا جائے گا تو حاصل کیا ہوگا؟ یہی نا کہ ایک انسان یا ایک خاندان خدائی کے مقام سے ہٹ جائے گا اور اسکی جگہ پارلیمنٹ خدا بن جائے گی مگر کیا فی الواقع اس طریقہ سے انسانیت کا مسئلہ حل ہو جاتا ہے؟ کیا ظلم اور بغی اور فساد فی الارض سے وہ جگہ خالی ہے جہاں پارلیمنٹ کی خدائی ہے؟

امپیریلزم کا خاتمہ کیا جائے گا تو اس کا حاصل کیا ہوگا؟ بس یہی کہ ایک قوم پر سے دوسری قوم کی خدائی اتر جائے گی مگر کیا واقعی اس کے بعد زمین پر امن اور خوش حالی کا دور شروع ہو جاتا ہے؟ کیا وہاں انسان کو چین نصیب ہے؟ جہاں قوم آپ اپنی خدا بنی ہوئی ہے؟

سرمایہ داری کا استیصال ہو جائے گا تو اس سے کیا نتیجہ برآمد ہوگا؟ صرف یہ کہ محنت پیشہ عوام مالدار طبقوں کی خدائی سے آزاد ہو کر خود اپنے بنائے ہوئے خداؤں کے بندے بن جائیں گے۔ مگر کیا اس سے حقیقت میں آزادی، عدل اور امن کی نعمتیں انسان کو حاصل ہو جاتی ہیں؟ کیا انسان کو وہاں یہ نعمتیں حاصل ہیں جہاں مزدوروں کے اپنے بنائے ہوئے خدا حکومت کر رہے ہیں؟ اللہ کی حاکمیت سے منہ موڑنے والے زیادہ سے زیادہ بہتر نصب العین جو پیش کر سکتے ہیں وہ بس اس سے زیادہ نہیں کہ دنیا میں مکمل جمہوریت قائم ہو جائے یعنی لوگ اپنی بھلائی کے لئے آپ اپنے حاکم ہوں۔ لیکن قطع نظر اس سے کہ یہ حالت واقعی دنیا میں رونما ہو بھی سکتی ہے یا نہیں، غور طلب سوال یہ ہے کہ ایسی حالت اگر رونما ہو جائے تو کیا اس فرضی جنت میں انسان خود اپنے نفس کے شیطان، یعنی اس جاہل اور نادان "خدا" کی بندگی سے بھی آزاد ہو جائے گا جس کے پاس خدائی کرنے کے لئے علم، حکمت عدل، راستی کچھ بھی نہیں، صرف خواہشات ہی خواہشات ہیں اور وہ بھی اندھی جابرانہ خواہشات؟" (ایضاً ص ۷۱-۷۲)

یہ پاکستان بننے سے پہلے تھا تا کہ مسلمانوں کی جدوجہد پاکستان کے راستہ میں "صالحیت" کا روڑا اٹکایا جائے۔ اب جبکہ پاکستان آپکی ناک کے علی الرغم معرض وجود میں آ گیا ہے تو آپ نے "صالحیت" کو ڈیموکریسی کے بت پر بطور چڑھاوا کے چڑھا دیا ہے۔

پہلے تو ڈیموکریسی (جمہوریت) بھی ایک نامرغوب بت تھی مگر آج وہی بت اتنا دلآویز بن گیا ہے کہ "خدا تعالیٰ کی حاکمیت" بالفاظ دیگر صالحیت کو بھی اس پر قربان کر دیا جائے تو کوئی بات نہیں کیونکہ "جمہوریت" کا نام لینے سے جمہوریت پسند عناصر آپ کے قریب میں آ سکتے ہیں اور آپ "رائے عامہ" کی فصل بغیر درانتی اور مشین کے کاٹ کر اپنے کھلیان میں سمیٹ سکتے ہیں۔

شاید مودودی صاحب اور آپ کے حاشیہ بردار یہاں یہ کہیں کہ جمہوریت سے مراد اسلامی جمہوریت ہے جس کو اسلام کی اصطلاح میں خلافتِ الٰہیہ کہا جاتا ہے تو معاف رکھنا یہ بہت بڑا مغالطہ ہے۔ اسلام میں جمہوریت کی اصطلاح آج تک کبھی استعمال نہیں ہوئی یہ لفظ مغربی مفہوم سے معرض وجود میں آیا ہے اور جمہوریت کی تاریخ کے عالم جانتے ہیں کہ اسکے کیا معنی ہیں "لوگوں پر لوگوں کی حکومت کے ذریعہ" جس میں لوگوں کی قانون سازی بھی شامل ہے۔ ظاہر ہے جب بھی جمہوریت کا لفظ استعمال کیا جائیگا اسکے وہی معنی ہوں گے جو اس طرز حکومت کے مغربی علمائے سیاست نے متعین کئے ہیں اور ان معنی کا خلافتِ راشدہ پر اطلاق کفر سے کم درجہ نہیں رکھتا۔

برہمن او برہمن دیکھ ادھر تو کھول کر آنکھیں
چڑھاوا لیکے ہم بھی جامۂ احرام آئے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی علالت

احباب جماعت سے ایک ضروری درخواست

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب ربوہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی علالت بہت دنوں سے چل رہی ہے۔ گو علاج خدا کے فضل سے چند ڈاکٹر کر رہے ہیں۔ لیکن تاحال کوئی افاقہ نہیں۔ بلکہ کمزوری زیادہ ہوگئی ہے۔ اور آپ کی طبیعت ہر وقت بے چین رہتی ہے۔ اندریں حالات ہر مخلص احمدی کا فرض ہے۔ کہ وہ دعاؤں پر خاص طور پر بہت زیادہ زور دے۔

جب میں اپنے رب محسن کے احسانات کو سامنے لاتا ہوں تو میرا دل اس یقین سے بھر جاتا ہے۔ کہ ہمارے رب کی شان

رحمتی وسعت کل شیئ

ہے ہم نے اسے ہمیشہ ہماری تکلیفوں کو راحتوں سے بدلتے پایا ہے۔ یہی مشاہدہ ہے کہ جس نے میرے دل سے کسی وقت یہ شعر نکلوایا تھا ؎

دیتا ہے درد دل کو شفا خود ہی بار بار
پھر کیوں بتاؤں درد نہاں چارہ گر کو میں

رحمت خداوندی کا مشاہدہ سب سے زیادہ انبیاء کرام کی ذات کے متعلق نظر آتا ہے۔ جبکہ وہ ان پاک اور خادم مخلوق ہستیوں کو مخلوق خدا کی بہترین خدمت کرنے کے لئے مبعوث کرتا ہے مگر ساتھ ہی جن و انس شیطان کو ان کے مخالف کھڑا کر دیتا ہے اس پر وہ طرح طرح کے ابتلاؤں میں پڑتے ہیں۔ مگر

واللہ یعصمک من الناس

کے وعدہ کے مطابق اللہ تعالیٰ انہیں بچا لیتا ہے۔ اور ان کے ان گنت عسروں کو یسروں سے بدل دیتا ہے۔ یہ بات بھی انہی پاک وجودوں کے ذریعہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ جب انہیں ابتلاؤں میں ڈالا جاتا ہے تو وہ نہیں جانتے کہ یہ ابتلاؤں کا زمانہ کس قدر لمبا ہے۔ ایک ابتلا تو سخت ہوتا ہے۔ مگر زیادہ دیر نہیں رہتا۔ دوسرا لمبا عرصہ تک چلا جاتا ہے۔

اول الذکر کی مثال حضرت یونس علیہ السلام کے وجود میں نظر آتی ہے کہ آپ مچھلی کے پیٹ میں ڈالے گئے۔ گویا زندہ درگور کر دیئے گئے۔ مگر خدائے عظیم القدرت نے انہیں تین دن کے بعد اس قبر سے زندہ نکال لیا۔

دوسری قسم کے ابتلاء کی مثال حضرت ایوب علیہ السلام میں نظر آتی ہے۔ کہ آپ ایک لمبا عرصہ کے لئے جلدی بیماری میں مبتلا کر دیئے گئے جس کا زمانہ تیرہ سال لمبا ہوگیا۔ جیسا کہ قرآن کریم کی اس آیت سے معلوم ہوتا ہے۔

اذا نادی ربہ انی مسنی الشیطان بنصب وعذاب۔

پس اللہ تعالیٰ کی سنت کے پیش نظر خدا تعالیٰ کی رحمت کے صدقے سچے مومن کبھی مایوس نہیں ہوتے۔ بلکہ تکلیف کے دنوں میں نور خداوندی کو زیادہ سے زیادہ دیکھ لیتے ہیں۔ نہ صرف وہ خود اپنے اندر کے نور کو دیکھتے ہیں بلکہ ان کی نورانیت دوسروں کو بھی نظر آنے لگتی ہے۔ پس چاہیئے کہ ہم صبر و سکون دکھلاتے ہوئے تضرع دعائیں کرتے ہوئے اور صدقات کرتے ہوئے نور خداوندی کو زیادہ سے زیادہ جذب کرنے کی کوشش کریں۔ اس وقت نور خداوندی کی جھلکیاں ہر دو بزرگوں کے اندر نمایاں طور پر پائی جاتی ہیں اور ہر دو ہستیوں کی محبوبیت نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔ یہی وہ ہستیاں ہیں۔ جن کی طرف خوش قسمت لوگ جن کے اندر محبت الٰہی کا جذبہ ہوتا ہے۔ بصد عشق چلے آتے ہیں۔ ایسے بزرگوں کا بلند مقام بسا اوقات دوسرے مومنوں کو بھی بذریعہ خواب دکھلایا جاتا ہے۔

اس وقت یہ عاجز بھی اسی قسم کی اپنی ایک رویا پیش احباب کرتا ہے۔ یہ رویا خاکسار نے ۱۵؍اپریل ۱۹۶۳ء کو صبح کے وقت دیکھی تھی۔ اس رویا سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ ہر دو ہستیاں باطنی صفائی کی وجہ سے نور خداوندی سے پر ہیں۔ میں نے دیکھا کہ کسی ایک مکان کا ہال کمرہ ہے۔ جو بجلی کی تیز روشنی سے جگمگا رہا ہے۔ اس ہال میں سات بزرگ نیم حلقہ کی شکل میں بیٹھے ہیں۔ جن میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بھی ہیں۔ حضرت صاحب کا لباس نہایت سفید ہے۔ چہرہ نہایت نورانی ہے اس قدر کہ نور کی شعاعیں پھوٹ پھوٹ کر نکل رہی ہیں۔ ایسا ہی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا ہے اس وقت میں اس ہال کے سامنے بالا خانے سے اندرونی زینہ کے راستہ ہال کمرے میں پہنچا ہوں اور حلقہ بزرگان کے سامنے بچھے ہوئے تخت پوش پر بیٹھ گیا ہوں۔ اور نوروں کا نظارہ کر رہا ہوں۔ کچھ وقت نہ گزرا تھا کہ مجھے خیال آیا۔ کہ تخت پوش پر بیٹھے رہنا سوئے ادبی ہے۔ چنانچہ میں فوراً نیچے اتر کر حلقہ میں بیٹھ گیا تب میری آنکھ کھل گئی۔

حضرت صاحب اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے علاوہ پانچوں بزرگ شکل و شباہت قد و قامت میں ایک ہی جیسے معلوم ہوتے ہیں۔ اور سب ایک ہی قسم کے لباس میں ملبوس تھے۔ لباس سادہ تھا یعنی گرم کپڑے کا چوغہ پہنے ہوئے تھے۔ سر پر پگڑی کی بجائے درویشانہ قسم کی ٹوپیاں تھیں۔ اور سب کے سب میرے لئے ناآشنا تھے۔

مندرجہ بالا رویا سے ہمیں ان ہر دو ہستیوں کی روحانی ترقی کا علم ہو جاتا ہے کہ کس قدر نور اللہ سے منور ہیں۔ میں احباب سے عرض کرتا ہوں کہ وہ نشان ہائے رحمت الٰہی بار بار سامنے لاتے رہا کریں۔ وہ دیکھیں کہ ان کے پیارے امام نے ان کو علمی دولت سے کس قدر مالا مال کر دیا ہے۔ یہ خزانہ صدیوں تک ختم ہونے والا نہیں ہے۔ پھر اسلام کی ایک جماعت کو اپنی کشش سے ایک ہاتھ پر جمع کر کے

کانھم بنیان مرصوص

بنا دیا ہے اور اعلیٰ درجہ کی تنظیم قائم کر کے مضبوط جڑوں والا پھل دار درخت لگا دیا ہے۔ جس کے سایہ میں تمام وہ لوگ جو اسلام کا درد رکھتے ہیں دلی تسکین حاصل کرتے ہیں۔ اور اس درخت کے شیریں پھل دنیا جہان میں تقسیم کر رہے ہیں۔ پھر اس پھلدار درخت کے تادیر قائم رکھنے کے لئے لاکھوں افراد کی ایک تربیت یافتہ جماعت اس کی نگہداشت کے لئے جمع کر رکھا ہے جو اپنے مالوں کو پانی کی طرح ایک چشمۂ رواں جاری کئے ہوئے ہے اور اپنے آنسوؤں کے ذریعہ رحمت الٰہی کے نزول کا موجب بنی ہوئی ہے۔ اور اس درخت کو سرسبز و شاداب بنائے ہوئے ہے۔ جہاں ان کے مال جڑوں کو مضبوط کر رہے ہیں۔ وہاں ان کی دعائیں آسمان تک پہنچ کر رحمت الٰہی کے برسنے کا موجب بنی ہوئی ہیں یہ وہی پاکیزہ درخت ہے جسے قرآن شریف نے یوں بیان فرمایا۔

مثل کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت و فرعھا فی السماء تؤتی اکلھا کل حین باذن ربھا۔

یعنی پاکیزہ عمل کا حال پاکیزہ درخت کی مانند ہے۔ جس کی جڑ محکم ہے اور اس کی شاخیں آسمان تک پہونچی ہوئی ہیں یا یہ درخت ہر وقت تازہ بتازہ پھل دیتا ہے۔ جو اپنے رب کے حکم سے ایسا کرتا ہے۔

پس نازاں ہوں احباب اپنی خوش بختی پر کہ رحمت الٰہی کی بارش ان پر برس رہی ہے۔ اور اسلام کا تازہ بتازہ پھل انہیں نصیب ہوتا ہے۔ وہ اگر ایک طرف تکلیف دہ احساس رکھتے ہیں۔ تو دوسری طرف اسلام کے باغ کو پھلتا پھولتا دیکھ کر خوش ہو رہے ہیں۔

وہ خوش ہوں کہ ان کے محبوب آقا گو بظاہر ناسازیٔ طبع میں مبتلا نظر آ رہے ہیں لیکن وہ بلاشبہ رحمت الٰہی سے بہرہ اندوز ہو رہے ہیں۔ وہ باطنی طور پر خوش ہیں۔ کہ ان کے روحانی بیٹے الٰہی برکتوں سے نوازے جا رہے ہیں۔ ان برکتوں کا نظارہ اس وقت نظر آتا ہے۔ جبکہ یہ روحانی بیٹے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کثیر تعداد میں جمع ہو کر خوشنمائی کرتے ہیں۔ آج اگر ان کے آقا جلسہ سالانہ کے جشن بہار میں اپنا حسن دکھلانے کے لئے خود نہیں آتے۔ تو کیا آپ کے لخت ہائے جگر ان کے حسن کی نمایاں جھلک نہیں دکھلاتے۔ پھر کیا حضور کے حسن کا کمال اس وجود باجود کے ذریعہ نظر نہیں آتا جو نہایت پرلطف انداز سے اپنے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حسن پنہاں کا تذکرہ کرتے ہیں۔ الغرض حضرت محمود ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حسن اور اپنے کمالات روحانی کو ہرگز نہیں چھپایا۔ بلکہ اپنے توجہ باطنی سے بہتوں کو حسن ریز بنا دیا۔ جن میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نمایاں نظر آتے ہیں۔

پس احباب کو چاہیئے کہ جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی موجودہ علالت کے باعث تضرع سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو مقدس ہستیوں کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ وہاں خدا تعالیٰ کے اس فضل کو سامنے لاتے رہیں۔ کہ جو ان ہر دو ہستیوں کی تضرعات کے نتیجہ میں جماعت پر کیا ہے۔

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا

مغرب میں جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام آفتابِ اسلام کی ضیاپاشیاں

مسجد نور فرانکفورٹ (جرمنی) کی تبلیغی مساعی کا ایک مختصر خاکہ

• اسلامی موضوعات پر تقاریر • سکول میں اسلام کا تعارف • اسلام پر اعتراضات کے جوابات
• مسجد میں مبلغینِ کرام کی آمد اور جلسہ عام • طلبہ کے وفد کی آمد • جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
• مشہور مستشرقین کی شرکت • دیگر اسلامی تقاریب

مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی امام مسجد نور فرانکفورٹ جرمنی بتوسط وکالت تبشیر

قسط نمبر ۲

مسجد میں طلباء کا ایک وفد

ایک مقامی ہائی سکول کے شعبہ دینیات کے ایک استاد ایک دن ملنے آئے اور کہنے لگے کہ گزشتہ دنوں میں نے اپنی کلاس کو اسلام کے بارے میں لیکچر دئے ہیں چنانچہ ہم نے سوچا کہ اس موقع پر مقامی مسجد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے طلباء کو وہاں لے جا کر اسلامی طریق عبادت اور مسجد وغیرہ دکھائی جائے۔ میں نے بخوشی ان سے وقت مقرر کر لیا۔ چنانچہ وہ مقررہ دن چالیس طلباء کے ساتھ مسجد میں آئے۔ میں نے کوئی پون گھنٹہ تک مختصراً اسلام کی تاریخ اور اسلامی عقائد اور عبادات کی فلاسفی وغیرہ بیان کی بعد میں آذان اور ارکانِ نماز بتائے آذان اور نماز کا ترجمہ بتایا۔ طلباء نے بہت سے سوالات بھی کئے جن کے جوابات دئے گئے۔

ایک پادری صاحب سے گفتگو

ایک پادری صاحب جو ایک سکول میں کیتھولک مذہب کے ٹیچر بھی ہیں ہمارے ایک جرمن احمدی دوست کے ذریعہ گفتگو کے لئے مسجد میں آئے۔ ہمارے جرمن احمدی دوست نے بتایا کہ بحث مباحثہ میں یہ پادری صاحب دوسرے عیسائی فرقوں کے پادری صاحبان کو بہت بُری طرح ساکت کر دیتے ہیں اور اپنے طرز استدلال اور مذہبی مطالعہ پر بہت نازاں ہیں۔ چنانچہ ابتداء میں انہوں نے اسی انداز سے گفتگو کی لیکن جلد ہی حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام کے زبردست علم کلام کی تاب نہ لا کر کھسیانے سے ہو گئے۔

جلسہ سیرۃ النبیؐ

اس سال ہمیں یہاں پر خدا تعالےٰ کے فضل سے ۳ اگست ۱۹۶۳ء کو سیرۃ النبیؐ کا اجلاس پوری شان سے منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس اجلاس میں گوئٹے یونیورسٹی کے اورینٹل ڈیپارٹمنٹ کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر جناب ڈاکٹر وان۔ ایس بھی مدعو تھے۔ اس اجلاس کے بارے میں بھی حسب معمول انفرادی اطلاعات کے علاوہ اخبارات میں اعلانات شائع کروائے۔ اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے ہوا جس کے بعد خاکسار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر روشنی ڈالتے ہوئے اس امر کو واضح کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات آپ کی تعلیمات کی آئینہ دار تھی۔ مشہور مستشرقین پروفیسر آربری۔ تھامس کارلائل بشاء ڈیسمونڈ اور برنارڈ شا وغیرہ کے ان حوالہ جات کو پیش کیا جن میں انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بلند شخصیت کو خراج عقیدت پیش کیا ہے۔

خاکسار کی تقریر کے بعد ہمارے جرمن بھائی محمود اسماعیل نے حضرت میر محمد اسحاق صاحب مرحومؓ کی معرکۃ الآراء تقریر "انسانِ کامل" کا جرمن ترجمہ پیش کیا جو شروع سے آخر تک پورے انہماک سے سُنا گیا۔

اس کے بعد جناب ڈاکٹر وان ایس نے اپنی تقریر میں ہر دو تقاریر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ایک مستشرق کی حیثیت سے میرے لئے "میلاد النبیؐ" کے سلسلہ میں اس قسم کی اکیڈمک تقریب میں شمولیت بہت حیرت انگیز ہے۔ کیونکہ اس سے قبل ہمارے نزدیک "میلاد النبیؐ" کا تصور محض فاتحہ خوانی وغیرہ تک ہی محدود رہا ہے۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب مرحومؓ کے مضمون انسانِ کامل کے ترجمہ کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کو عام انسان کی حیثیت میں پیش کر کے پھر آپ میں انسانیت کے عروج کی عکاسی بھی ایک انوکھا تصور ہے جبکہ اس سے پہلے ہمیشہ آنحضرتؐ کی تعریف میں آپ کو اکثر اس رنگ میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ جیسے آپ مافوق البشر ہوں۔ اس تقریب کے بعد ڈاکٹر مذکور دو اڑھائی گھنٹے تک مسجد میں مصروف گفتگو رہے۔ آپ نے ہماری لائبریری کی جملہ کتب کو بنظر غور دیکھا۔ اس موقع پر خاکسار نے انہیں جملہ اہم کتب کا ایک ایک نسخہ بطور تحفہ پیش کیا۔

عید الفطر اور عید الاضحیہ کی تقاریب

ہر دو اعیاد کی الگ رپورٹیں الفضل میں شائع ہو چکی ہیں۔ عید الاضحیہ کی تقریب خدا تعالےٰ کے فضل سے تبلیغی لحاظ سے بہت ممد ثابت ہوئی۔ اس موقع پر وسیع پیمانہ پر دعوتِ عشائیہ کا اہتمام کیا گیا جس میں بعض معزز جرمن اور اخباری نمائندے وغیرہ بھی مدعو تھے۔ اس تقریب کے فوٹو اخبارات میں شائع ہوئے۔

ان مذکورہ بالا اہم تقاریب کے علاوہ بقیہ امور حسبِ معمول جاری رہے۔ رسالہ الاسلام جو جرمن زبان میں شائع ہوتا ہے بذریعہ ڈاک روانہ کیا جاتا رہا۔ بعض تقاریب اور تقاریر میں شمولیت اختیار کر کے کئی نئے لوگوں سے تعارف پیدا کیا۔ احمدی احباب اور فیملیز کو وقتاً فوقتاً مدعو کیا جاتا رہا۔ نومسلم احباب کی تعلیم و تدریس کا سلسلہ بھی جاری رہا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ تبلیغ و اشاعت کے کام میں برکت پیدا فرمائے اور ان ممالک کو جلد از جلد اسلام کے نور سے منور فرمائے۔

آمین یا ارحم الراحمین

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

(از مکرم نصیر احمد خان آکسفورڈ (انگلینڈ))

یہ شہرِ ربوہ ہے یاں اِک نگار رہتا ہے

یہ شہرِ ربوہ ہے یاں اک نگار رہتا ہے
مہک سے جس کی چمن عطر بار رہتا ہے

چلو نا ہم بھی چلیں موجِ بیخودی اُس تک
کہ جو جنابِ تخیّل کے پار رہتا ہے

رہِ وفا میں وہ منزل بھی آ گئی ہے کہ جب
نہ ہمسفر نہ کوئی غمگسار رہتا ہے

نہ کارواں ہے نہ صحرا میں منزلوں کے نشاں
اُڑا کے گرد کہاں شہسوار رہتا ہے

گذر ہو ربوہ سے بادِ صبا تو کہیو سلام
وہاں نصیرِ غریب الدیار رہتا ہے

مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی کراچی میں دو اہم تقاریر

مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح وارشاد کراچی میں ۸ ر اور ۱۰ ر اگست ۶۳ء کو علی الترتیب ناظم آباد کلب لاری ہال' اور تھیوسافیکل ہال میں اسلامی موضوعات کے کامیاب لیکچر دئے۔ ان تقاریر کا مختصر ذکر قارئین کرام کی خدمت میں پیش ہے۔

مورخہ ۸ ر اگست ۶۳ء بروز جمعرات بوقت ۸ بجے شب بمقام ناظم آباد کلب (لاری ہال) کراچی میں مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کی صدارت میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ حضرت مسیح موعودؑ کے منظوم کلام کے بعد خاکسار نے جلسہ کی غرض وغایت بیان کی۔ نیز جناب صدر محترم نے مولانا جلال الدین صاحب شمس کے متعلق حاضرین کو بتایا کہ آپ کی زندگی کس طرح خدمت دین میں گذر رہی ہے۔ اور آپ نے سالہا سال تک بیرون ممالک میں فریضۂ تبلیغ ادا فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ آپ نے خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے اپنی جان کی پرواہ نہیں کی۔ اس ضمن میں آپ نے ایک واقعہ بیان فرمایا جو مولانا موصوف کو بیرون ممالک میں پیش آیا۔ جبکہ ایک نامعلوم شخص نے آپ پر خنجر سے حملہ کیا۔ اور آپ کافی دیر تک بیہوش پڑے رہے۔ یہاں تک کہ ایک راہ گیر نے آپ کو ہسپتال پہنچایا۔

اس کے بعد مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نہایت ہی احسن پیرایہ میں ثابت فرمایا کہ "کامل الہامی کتاب قرآن مجید ہی ہے" آپ نے فرمایا کہ دنیا میں آج کوئی بھی الہامی کتاب نہیں جو اپنی اصل شکل میں موجود ہو۔ قرآن مجید کی تعلیمات دائمی ہیں اور تمام زمانوں کے لئے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے خود اس کتاب کی حفاظت کا ذمہ لیا ہوا ہے۔ لفظی اور معنوی دونوں قسم کی حفاظت کا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر ایک وقت ایسا آئے کہ تمام کی تمام کتب اس دنیا سے کسی حادثہ کی وجہ سے ضائع ہو جائیں۔ تو اس وقت اگر کوئی کتاب اپنی اصل شکل میں دوبارہ لکھی جاسکتی اور چھاپی جاسکتی ہے تو وہ صرف اور صرف قرآن مجید ہے۔ کیونکہ سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں حفاظ موجود ہیں۔ جن کے سینوں میں قرآن مجید محفوظ ہے۔ اسی طرح معنوی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ مختلف وقتوں میں اپنے فرستادہ بھیج دیتا ہے۔ اور بھیجتا رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

آپ کی تقریر تقریباً دو گھنٹے تک جاری رہی ایسا معلوم ہوتا تھا ابھی بہت تھوڑا وقت گذرا ہے اور لوگ خواہش رکھتے تھے کہ مزید وقت دیا جائے۔ مگر مولانا صاحب موصوف کی صحت کے پیش نظر صدر صاحب نے مزید وقت دینے سے معذوری ظاہر کی۔ مولانا صاحب موصوف کی تقریر کے بعد محترم صدر صاحب نے مولانا صاحب کا دیگر معزز غیر از جماعت دوستوں کا شکریہ ادا کیا اور دوستوں کو تلقین فرمائی کہ وہ اپنی زندگیوں کے لئے قرآن مجید کو مشعل راہ بنائیں۔

اس کے بعد دعا ہوئی اور یہ مبارک تقریب نہایت ہی پاکیزہ ماحول میں کامیابی وکامرانی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس اہم لیکچر کے لئے اشتہارات چھپوا کر لگائے گئے۔ اور ہینڈ بل دوستوں کے گھروں میں پہنچائے گئے۔ نیز معزز دوستوں کو بلانے کے لئے دعوتی کارڈ چھپوائے گئے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے احمدی دوستوں کی کثیر تعداد کے علاوہ تقریباً دو صد غیر از جماعت احباب نے شرکت کی۔ اس لیکچر کی خبر ڈان میں بھی شائع ہوئی۔ فالحمد للہ ثم الحمد للہ

(۲)

مورخہ ۱۰ ر اگست ۶۳ء بروز ہفتہ بوقت ۸ بجے شب تھیوسافیکل ہال بندر روڈ کراچی میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس کی کاروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ بعد ازاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام سے چند اشعار خوش الحانی سے سنائے اس کے بعد خاکسار نے جلسہ کی غرض وغایت بیان کی۔

اس کے بعد مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح وارشاد نے پروگرام کے مطابق "دنیا کا آئندہ مذہب اسلام ہوگا" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں نہایت عالمانہ رنگ میں اسلام اور دیگر مذاہب کی تعلیمات اور عقائد کا موازنہ کیا۔ آپ نے مدلل طور پر ثابت فرمایا کہ اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے۔ اور قرآن کریم ایک زندہ کتاب ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک زندہ رسول ہیں۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے خدا تعالیٰ اب بھی اپنے بندوں سے بولتا ہے اور انسان خدا تعالیٰ کا حقیقی قرب حاصل کر سکتا ہے یہی دائمی مذہب کی نشانی ہے۔

آپ نے مختلف مذاہب کی تعلیمات بیان فرما کر بتایا کہ وہ ایک خاص قوم اور زمانہ کے لئے تھیں موجودہ زمانہ میں ان پر عمل کرنا ناممکن ہے اور نہ ہی کوئی کر رہا ہے آپ نے فرمایا کہ دائمی مذہب کے لئے ضروری ہے کہ اس کی تعلیمات کامل ہوں اور اس پر کوئی کمی بیشی نہ کی جاسکے یہ خوبی صرف اور صرف اسلام کی تعلیمات میں پائی جاتی ہے پھر آپ نے عیسائیت کے عروج اور پھر اسلامی پیشگوئیوں کے مطابق انحطاط کے دوروں کی وضاحت فرمائی نیز اسلام کی وقتی کمزوری اور پھر عالمگیر غلبہ پر نہایت اہم حوالہ جات سے روشنی ڈالی علاوہ ازیں آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر غیر مسلموں کے بے بنیاد اعتراضات کی حقیقت بیان فرمائی۔

آخر میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور کی علامات اور حضور کے اہم مشن کی تکمیل اور جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی پر روشنی ڈالی اور یہ واضح کیا کہ تبلیغ اسلام ہر مسلمان پر فرض ہے اور ہمیں چاہیئے کہ منظم طور پر ہر ایک شخص کو جو اس دنیا میں آباد ہے پیغام حق پہنچائیں آپ نے یہ بھی بیان فرمایا کہ آج کل امن اسلام ہی کے ذریعہ قائم ہو سکتا ہے

حاضرین نے مولانا صاحب موصوف کی تقریر کو بڑی دلچسپی سے سنا اور بے حد متاثر ہوئے۔

جلسہ کی صدارت شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے فرمائی اس جلسہ میں (۶۰۰) چھ سو سے زائد افراد نے شرکت کی جن میں سے ۳۰۰ سے زائد غیر از جماعت لوگ تھے خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ نہایت ہی کامیاب رہا۔

اس جلسہ کے لئے تمام شہر میں اشتہارات لگائے گئے تھے تقریباً ۴۰۰۰ ہزار ہینڈ بل تقسیم کئے گئے۔ معززین کے لئے دعوتی کارڈ بھی چھپوائے گئے تھے۔

اس جلسہ کی خبر ڈان اخبار میں بھی چھپوائی گئی۔

سیکرٹری اصلاح وارشاد
جماعت احمدیہ ۔ کراچی

اولڈ بوائز تعلیم الاسلام ہائی سکول کوئٹہ کے زیر اہتمام ایک تقریب

مکرم نعمت اللہ محمد عمر صاحب کوئٹہ

مورخہ ۲۸ ر اگست ۶۳ء کو مسجد احمدیہ کوئٹہ میں مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے اعزاز میں اولڈ بوائز کی طرف سے ایک شاندار استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی جس میں ایک صد کے قریب معزز افراد جماعت احمدیہ اور معتبر اولڈ بوائز کے علاوہ ضلع جھنگ سے سکاؤٹنگ کے سلسلہ میں کوئٹہ میں مقیم پچیس تیس سکاؤٹس ہیڈ ماسٹر صاحب اور سکاؤٹ انچارج صاحبان بھی شامل ہوئے۔

چھ بجے شام اس تقریب کا آغاز محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم اور نظم سے ہوا۔ شیخ محمد حنیف صاحب (اولڈ بوائے) امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ نے مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا جس میں سکول کی خصوصیات اور مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب کی تگ ودو اور خدمات کا ذکر کیا اور سکول کے اعلیٰ نتائج پر مبارکباد دی اور اس امر کا خوشی اور مسرت سے اظہار کیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سلسلہ کا یہ مرکزی ادارہ اپنے پروگرام کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام (ربانی سکول) کے منشاء مبارک کو پورا کرنے کے لئے سرگرم عمل ہے محترم شیخ صاحب نے اپنی طالب علمی کے متعدد ایمان افروز واقعات پیش کر کے قرآن کریم اور دینیات کی تعلیم کو دنیاوی علوم کے ساتھ ساتھ لازمی قرار دینے کو سکول کا طرۂ امتیاز قرار دے کر تمام دیگر مدارس کے لئے مثالی ادارہ کے طور پر پیش کیا اور اس موجودہ سربراہ مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب کی مخلصانہ خدمات کو سراہا سپاسنامہ کے جواب میں محترم ہیڈ ماسٹر صاحب نے حاضرین کو یقین دلایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سکول کے اساتذہ مرکزی سکول کو مثالی بنانے اور ان اغراض ومقاصد کو مدنظر رکھنے کے فرض کو جن کے حصول کے لئے اسے جاری کیا گیا تھا نہیں بھولے اور اس کے ثبوت میں افسران تعلیم اور ہیڈ ماسٹر صاحبان (جن میں سے اکثر وہاں موجود تھے) کے تاثرات کا ذکر کیا اور اپنی مشکلات کا اظہار کرتے ہوئے احباب کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ اگر وہ بہترین اور قابل فخر نتائج چاہتے ہیں اور نوجوانوں کی تعلیم اخلاقی اور دینی حالت کو من الحیث العموم بہتر بنانا چاہتے ہیں تو پھر وہ قابل اور ہونہار بچوں کو بھی ربوہ بھجوایا کریں اور جیسا کہ اس وقت تک عام طور پر ہو رہا ہے محض اخلاقی اور تعلیمی لحاظ سے ناقابل اصلاح اور ادنیٰ طلباء کو ہی بھیجنے پر اکتفاء نہ کیا کریں آپ کی مؤثر تقریر کے بعد آپ کی خواہش واور آپ کے مولانا شمس صاحب کے مفصل تعارف کرانے کے بعد محترم شمس صاحب نے معزز ہیڈ ماسٹر صاحب کو خطاب کرتے ہوئے انہیں اسلامی تعلیم اور ماحول کو اپنانے اور اپنے ہاں رائج کرنے کی تلقین کی اور اپنے پر معارف خطاب میں بچپن ہی سے بالخصوص پاکستان کے بدلتے ہوئے حالات میں طلباء کو اسلامی شعار اور اسلامی طرز حیات سے روشناس کرانے کی اہمیت واضح کی یہ پر وقار اور مؤثر تقریب دعا پر ختم ہوئی اور ما بعد جملہ حاضرین کی پر تکلف چائے سے تواضع کی گئی اور یہ استقبالیہ تقریب باہمی محبت اور اخوت کے ماحول میں اختتام پذیر ہوئی۔

سالِ رواں تحریک جدید کا اختتام
اور احباب کرام کا فرض

★ —————— الوکیل المال تحریک جدید

تحریک جدید کا انتیسواں سال ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۳ء کو ختم ہو رہا ہے۔ وعدوں کا قریباً نصف حصہ ابھی واجب الوصول ہے۔ بیرونی ممالک میں ہمارے مجاہدین اشاعت اسلام کے جہاد میں مصروف ہیں ان کے ساتھ سخت ناانصافی ہوگی۔ اگر اس بقیہ دو ماہ میں ان کے بجٹوں کو پورا نہ کیا گیا۔ پس اس مقصد کے لئے جملہ احباب جماعت اور خصوصاً عہدیداران جماعت کا فرض ہے کہ دن رات ایک کر کے ایک ایک پیسہ وصول کرنے اور مرکز کو جلد از جلد بھجوانے کی سعی بلیغ فرما دیں۔

مستقبل کی نیکیوں سے محرومی:- اگر سال رواں کا بقیہ بھی عدم توجہگی کی حالت میں گذر گیا تو خدشہ ہے کہ بعض لوگ اس غلطی میں مبتلا ہو جائیں گے۔ جس کا ذکر ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان ارشادات میں فرمایا ہے —————— فرمایا:-

"بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ چونکہ اب نیا سال شروع ہو گیا ہے۔ اسلئے ہمارا پچھلا معاف ہے مگر یہ بالکل غلط ہے۔ خدا تعالیٰ سے کئے گئے وعدے اگر پورے نہ کئے جائیں تو انسان کو اگلی نیکیوں کی بھی توفیق نہیں ملتی۔ یہ کسی بندے سے معاملہ نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے ساتھ معاملہ ہے جو عالم الغیب ہے۔"

عہدیداران جماعت کے لئے دوہرے ثواب کا موقع۔ بے شک اکثر عہدیدار حضرات اپنا حساب بے باق کر چکے ہیں۔ لیکن ان کی جماعت کے جملہ دوستوں کی ذمہ داری ان کے کندھوں پر ہے اور اگر وہ اس عرصہ میں وصولی پر ذاتی توجہ مرکوز فرما کر اپنی جماعت کے بجٹ کو پورا کرنے کا باعث ہوتے ہیں تو ان کے لئے دوہرے ثواب کی خوشخبری ہے جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک موقع پر فرمایا:-

"میں ان کارکنوں کو بھی جنہوں نے تحریک جدید کے کام کو اپنے ذمہ لیا ہوا ہے توجہ دلاتا ہوں کہ ان کو خدا تعالیٰ نے بہت بڑے ثواب کا موقع دیا ہے کہ وہ بھی بیدار ہوں اور اپنے مقام کی عظمت کو سمجھیں۔ انہیں صرف اپنے چندے کا ثواب نہیں ملتا بلکہ دوسروں کے چندے وصول کرنے کا بھی ثواب ملتا ہے۔"

حرف آخر:- آخر میں یہ عرض کرنا بھی ازحد ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ان دو مہینوں میں ہر ماہ کی ۲۵ تاریخ تک کی وصولی مہینہ ختم ہونے سے پہلے مرکز میں پہنچا دی جائے۔ مبادا کسی دوست کو شکایت کا موقع ملے کہ انہوں نے ادائیگی تو وقت کے اندر کی تھی۔ لیکن مرکز میں رقم ۳۱ اکتوبر کے بعد پہنچی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(وکیل المال تحریک جدید)

وکیل المال اوّل کے ذاتی نام پر ڈاک؟

ہر چند کہ درخواست کی جاتی ہے کہ دفتری ڈاک مرکز کے کارکنوں کے ذاتی نام پر نہ بھجوائی جائے تاہم کئی احباب ذاتی نام پر دفتری امور کی خط و کتابت فرماتے رہتے ہیں ایسے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ خاکسار ۶۳-۹-۴ سے قریباً دو ہفتہ کی رخصت پر ہے اسلئے اس عرصہ میں خاص طور پر خاکسار کے ذاتی نام پر دفتری خط و کتابت نہ فرمائی جائے۔ ورنہ جواب کی ترسیل میں تاخیر کا امکان ہے۔

(خاکسار شبیر احمد۔ وکیل المال اوّل تحریک جدید)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی سوم

تاریخ امتحان ۶۳-۹-۱۳ برائے ربوہ و ۶۳-۹-۱۵ برائے بیرونجات

نصاب معیار اول : (الف) لیکچر سیالکوٹ

ب کھانے پینے۔ سونے جاگنے کی ادعیہ ماثورہ

معیار دوم : (الف) ترجمہ نماز بقیہ نصف

(ب) لیکچر سیالکوٹ زبانی سنکر

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

دار الضیافت ربوہ کیلئے عطایاجات اور صدقات کی تقوم

★ (از مکرم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب افسر لنگرخانہ)

عطایاجات

ایک صاحب از ضلع شیخوپورہ — عطیہ مہمان برائے پھل ... — ۲۰

مکرم کیپٹن نثار احمد صاحب سیالکوٹ " دو عدد قمیص۔ دو عدد شلوار۔ دو عدد ٹوپی سیاہ

مکرم رجادہ صاحب نسوانہ سکنہ پکا ضلع جھنگ " گندم دو من

مکرم محمود احمد صاحب وینس ٹی آئی کالج ربوہ " ۵۵ — ۱ روپیہ

مکرم علی محمد صاحب سرگودھا " آٹا ۳ سیر۔ چاول ڈیڑھ سیر گھی ایک سیر

صدقات

مکرم فلائٹ لفٹننٹ محمود احمد صاحب باجوہ پشاور صدقہ ... — ۲۰

ایک صاحب از ضلع شیخوپورہ " ... — ۱۰/- روپے برائے لنگرخانہ ۵/- روپے برائے نادار مریضاں فضل عمر ہسپتال

مکرم نگران صاحب دار الاقامتہ ربوہ صدقہ بکرے ... — ۹۰

مکرم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب ربوہ صدقہ ... — ۳۰

محترمہ بیگم صاحبہ میاں نسیم حسن صاحب مرحوم لاہور صدقہ بکرے ... — ۸۰

محترمہ مہر نگار صاحبہ بنت میر احمد صاحب طارق لبس لاہور صدقہ ... — ۵

محترمہ ڈاکٹر ایم ڈی کریم صاحب بھلوال ضلع سرگودھا صدقہ ... — ۸

مکرم میاں غلام احمد صاحب ربوہ صدقہ بکرا ... — ۳۰

مکرم شیخ محمد شریف صاحب پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی سرگودھا " ... — ۳۵

محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری نور الدین صاحب جہانگیر منٹگمری صدقہ ... — ۲۵

مکرم چوہدری شاہ نواز خان صاحب کراچی صدقہ بکرے — ۲۰۰

مکرم چوہدری عبد الحکیم صاحب ڈینکس اینڈ کو۔ لاہور صدقہ بکرا — ۳۵

مکرم شیخ عباد الرحمٰن صاحب عابد ۱۲/۰ بیڈن روڈ لاہور صدقہ ... — ۵

مکرم چوہدری محمد اسحاق دفتر ڈائریکٹر A/25 لیہ ضلع مظفر گڑھ صدقہ ... — ۱

مکرم حاجی محمود احمد صاحب سرگودھا بذریعہ سید عبد السلام صاحب صدقہ ... — ۱۰

مکرم سید میر داؤد احمد صاحب ربوہ صدقہ بکرا ... — ۳۰

محترمہ مسز زیڈ اے قریشی صاحبہ ردم گلی ۱۱ لاہور صدقہ ... — ۱۰

—————— (افسر لنگرخانہ)

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ سی ایس ایس امتحان

مستقل سرکاری ملازمین صرف ایک بار شریک امتحان ہو سکتے ہیں۔ (پ۔ ٹ ۶۳-۸-۲۲)

۲۔ داخلہ ٹیکنیکل کالجز راولپنڈی و پشاور

سٹی اینڈ گلڈز کورس لنڈن۔ شرط میٹرک تھرڈ ڈویژن۔ ایوننگ کلاس

الیکٹرک سپروائزر کورس۔ شرط میٹرک فیل۔ پراسپکٹس و فارم ۲۵ پیسے نقد میں یا ۴۰ پیسے میں بذریعہ ڈاک پرنسپل۔ ٹیکنیکل کالج سٹریٹ ۵ سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی یا ٹیکنیکل کالج جی ٹی روڈ پشاور سے

(پ۔ ٹ ۶۳-۸-۲۳)

۳۔ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ ریلوے روڈ لاہور

امتحان کمپارٹمنٹ ۶۳/۸/۲ (پ۔ ٹ ۶۳-۸-۲۲)

۴۔ انسٹی ٹیوٹ آف انڈسٹریل اکاؤنٹنٹس کراچی

پرائمری و انٹرمیڈیٹ کوچنگ کلاسز راولپنڈی برانچ میں داخلہ ۶۳-۸-۳۱۔ پراسپکٹس و فارم ۳۸ پیسے میں دفتر انسٹی ٹیوٹ سے (پ۔ ٹ ۶۳-۸-۲۱)

۵۔ توسیع میعاد داخلہ سینٹرل ٹریننگ کالج لاہور

بی ای ڈی کلاس میں داخلہ درخواستوں کے لئے آخری تاریخ بعد مزید توسیع ۶۳-۹-۱ ہے

پ۔ ٹ ۶۳-۸-۲۵ (ناظر تعلیم)

درخواست دُعا

محترم چوہدری عبد الحق صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ کی اہلیہ محترمہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ اپریشن پر ان کے پتہ سے پتھری نکلی ہے۔ سیالکوٹ شہر کے مشن ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ قارئین کرام صحت یابی کے لئے دعا فرما دیں۔

(سردار عبد الحق شاکر واقف زندگی)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی۔ پنڈت جواہر لعل نہرو نے لوک سبھا میں اعتراف کیا ہے کہ پچھلے سال چین کے ساتھ سرحدی جھڑپوں کا آغاز خود بھارت نے کیا تھا۔ انہوں نے یہ بات حزب اختلاف کے اس الزام کی تردید کرتے ہوئے کہی کہ تھاگلا کے محاذ پر چینیوں کے خلاف حملہ کا حکم فوجی جرنیلوں سے مشورہ لئے بغیر جاری کیا گیا تھا پنڈت نہرو نے کہا کہ اس محاذ سے چینیوں پر حملہ کرنے اور انہیں مار بھگانے کا حکم کوئی لمحاتی فیصلہ نہ تھا بلکہ حملہ کا حکم دینے سے پہلے شمال مشرقی سرحدی ایجنسی کے فوجی افسروں سے مکمل صلاح و مشورہ کیا گیا تھا انہوں نے مزید کہا کہ اکتوبر نومبر ۱۹۶۲ء میں شمال مشرقی سرحدی ایجنسی کے اگلے مورچوں پر متعین فوج کو پسپا ہونے کا حکم بھی خوب سوچ سمجھ کر دیا گیا تھا۔

○۔ نئی دہلی بھارتی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے ان خبروں کی تردید کی ہے کہ پاکستان کے سابق صدر آج کل دہرہ دون میں مقیم ہیں۔

●۔ تل ابیب۔ اسرائیل کے مشہور اخبار "حارث" نے انکشاف کیا ہے کہ اسرائیلی حکومت عرب ممالک میں انتشار پھیلانے انہیں باہم لڑانے اور ان کو کمزور کرنے کے خفیہ منصوبوں پر عمل درآمد کر رہی ہے اس سلسلے میں حال ہی میں تل ابیب میں سرکاری افسروں وزراء۔ فوجی افسروں اور سیاست دانوں کے متعدد اجلاس ہوئے جن میں عرب ممالک کے اندرونی حالات کا بغور جائزہ لیا گیا اور فیصلہ کیا گیا کہ عرب ممالک میں پھوٹ ڈالنے اور عرب اتحاد کی تحریک کو ختم کرنے کی اسرائیلی مہم کو کامیاب بنایا جائے اخبار "حارث" میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں اسرائیلی حکومت کی تمام سازشوں کا انکشاف کیا گیا ہے جو عرب ممالک کے خلاف حال ہی میں تیار کی گئیں اخبار نے بتایا کہ اسرائیلی حکومت عرب ممالک خصوصاً شام عراق اور مصر کے باہمی اختلاف میں خاص طور پر دلچسپی لیتی ہے اور شامی سرحد کی خلاف ورزی بھی دیدہ دانستہ طور پر کی جاتی ہے۔

○۔ دمشق۔ شام نے اسرائیل پر الزام لگایا ہے کہ وہ دنیا کی نظروں میں اپنے آپ کو معصوم ظاہر کرنے کی کوشش کر رہا ہے تاکہ اسے مغربی اقوام کی جانب سے اور زیادہ سلامتی کی ضمانت مل سکے شامی ترجمان نے کہا کہ ہر تصادم کے موقعہ پر سلامتی کونسل آج تک اسرائیل ہی کو جارحیت کا مرتکب قرار دیتی رہی ہے۔

●۔ واشنگٹن ۲۸ اگست۔ صدر کینیڈی نے زیر زمین ایٹمی تجربات کے پروگرام میں توسیع کا حکم دیا ہے واضح رہے کہ ایٹمی تجربات پر پابندی کے سمجھوتے سے زیر زمین ایٹمی تجربے مستثنیٰ ہیں۔

○۔ اقوام متحدہ ۲۸ اگست۔ اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل اوتھان نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ بین الاقوامی میدان میں گذشتہ سال کے واقعات سے اچھے عالمی حالات کے امکانات روشن ہوگئے ہیں اور اقوام متحدہ مستحکم ہوگئی ہے

اپنی سالانہ رپورٹ میں جو اتوار کے دن جاری کی گئی سکرٹری جنرل نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ایٹمی تجربات کے امتناع کا معاہدہ اگرچہ محدود ہے لیکن یہ بذات خود ایک اہم نصب العین ہے انہوں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ تمام ممالک معاہدہ کو تسلیم کرکے اسے عالمگیر شکل دیں

اوتھان نے سیاسی اقتصادی اور معاشرتی میدانوں میں اقوام متحدہ میں طاقتوں کے ابتدائی توازن میں ہونے والی تبدیلی سے اقوام متحدہ کو اعتماد کا بحران درپیش ہے۔

انہوں نے کہا کہ اب یہ بحران بیشتر طور پر ختم ہوگیا ہے اور اقوام متحدہ کی افادیت کے بارے میں نہ صرف سیاست دانوں بلکہ عام شہریوں میں بھی آگاہی بڑھ رہی ہے۔

●۔ واشنگٹن ۲۸ اگست۔ پوسٹ اینڈ ٹائم ہیرلڈ نے اسرائیل اور شام کی سرحدی جھڑپوں پر تبصرہ کرتے ہوئے حفاظتی کونسل سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اسرائیل کے بارے میں شام کے جارحانہ عزائم کی پرزور مذمت کرے تاکہ عرب ممالک کو آئندہ اسرائیل کی طرف بری نگاہ کے ساتھ دیکھنے کی جرأت نہ ہو۔

○۔ بلغراد ۲۸ اگست۔ مسٹر نکیتا خروشیف زلزلہ سے تباہ شدہ شہر سکوپجی کے کھنڈرات دیکھنے گئے اور ان کی واپسی کے تھوڑی دیر بعد زلزلے کے مزید جھٹکے محسوس کئے گئے تاہم کسی قسم کے نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

○ پیکنگ ۲۸ اگست۔ چین کے سرکاری اخبار "پیپلز ڈیلی" نے روسی وزیر اعظم مسٹر خروشیف پر کڑی نکتہ چینی کی ہے اور الزام لگایا ہے کہ وہ گذشتہ چار سال سے بھارت اور چین کے سرحدی تنازعہ میں بھارت کی حمایت کر رہے ہیں اور بھارتی فوجیں چین کے خلاف جنگ میں روسی اسلحہ استعمال کرتی رہی ہیں۔

روس نے بھارت کو امداد دینے کی حال ہی میں جو پیش کش کی اور فوجی امداد میں جو اضافہ کیا ہے اس سے چین کے خلاف بھارت کا ساتھ دینے کے معاملہ میں روسی لیڈروں اور امریکی سامراج کے تعاون کا نیا باب شروع ہوگیا ہے۔

● ریسٹول۔ ۲۸ اگست۔ آج یہاں معلوم ہوا ہے کہ سابق صدر سکمن ری ستمبر میں کوریا واپس آجائیں گے بشرطیکہ ان کی صحت نے انہیں سفر کرنے کی اجازت دی ایک اخبار نے لکھا ہے کہ انہیں واپس لانے کے لئے خاص طیارے کا انتظام کیا جا رہا ہے وہ ۱۹۶۰ء سے جلاوطنی کی زندگی بسر کر رہے ہیں

●۔ لندن۔ ۲۸ اگست ایک برطانوی ماہر تعمیرات جان آرتھر گبر آئندہ ماہ کے آخر تک پاکستان پہنچ رہے ہیں جو پاکستان کے نئے دارالحکومت اسلام آباد کے تعمیراتی منصوبوں کی دیکھ بھال کریں گے

○۔ دہلی ۲۸۔ اگست۔ دہلی میں دریائے جمنا کا پانی خطرے کے نشان سے ایک فٹ اوپر ہوگیا ہے خیال ہے کہ پانی کی سطح خطرے کے نشان سے تین فٹ بلند ہو جائے گی تازہ ترین اطلاع کے مطابق سیلاب کا پانی سبھاپور، گجرال، جھرودا، نہ مزرعہ، براڑی سکندر پور اور براڑی کے دیہات میں داخل ہوگیا ہے اور پندرہ ہزار ایکڑ اراضی جھیل کی شکل اختیار کر گئی ہے بعض علاقوں میں پانچ پانچ چھ چھ فٹ گہرا پانی بہہ رہا ہے

○۔ کراچی ۲۸۔ اگست سیاسی مبصروں نے کہا ہے کہ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو کشمیری عوام کو حق خود ارادیت دینے کے بجائے خود ہی یہ فیصلہ کرنے کے لئے جج بن گئے ہیں کہ کشمیری عوام کے لئے کونسی بات بہتر ہے سیاسی مبصر پنڈت نہرو کے اس بیان پر تبصرہ کر رہے تھے جو انہوں نے گذشتہ روز لوک سبھا میں دیا تھا اور جس میں انہوں نے کہا تھا کہ تنازعہ کشمیر کا ایسا تصفیہ ہونا چاہیئے جو بھارت اور کشمیری عوام کے نقطۂ نظر کے مطابق ہو۔

●۔ بہاولپور ۲۸۔ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پولیس پر پابندی لگانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی

●۔ کراچی ۲۸۔ اگست معلوم ہوا ہے کہ مغربی پاکستان کی صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کراچی میں چھوٹی صنعتوں کی ترقی کے لئے چھ سکیموں پر عمل کر رہی ہے۔

○۔ ڈھاکہ ۲۸۔ اگست۔ ڈھاکہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر کو امریکہ کے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ کی طرف سے ایک لاکھ چوراسی ہزار روپے کا چیک ملا ہے۔ یہ رقم ڈھاکہ یونیورسٹی اور امریکہ کے صحت کے قومی ادارے کے درمیان ایک معاہدہ کے تحت دی گئی ہے۔

○۔ ڈھاکہ ۲۸۔ اگست مشرقی پاکستان کے تیرہ دریاؤں میں سیلاب آگیا ہے سات دریاؤں میں پانی کی سطح خطرے کے نشان سے بلند ہوگئی ہے

●۔ واشنگٹن ۲۸۔ اگست۔ امریکی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ امریکی حکومت جنوبی ویٹ نام کی فوج کی اس یقین دہانی سے مطمئن ہوگئی ہے کہ بودھوں کے خلاف تشدد میں فوج کا کوئی ہاتھ نہیں تھا۔ جنوبی ویٹ نام کی فوج نے اعلان کیا تھا کہ ملک میں مارشل لاء صرف اعلےٰ فوجی افسروں کے مشورے سے لگایا گیا ہے اس کے علاوہ حکومت اور بودھوں کے جھگڑے سے فوج کا کوئی تعلق نہیں۔

●۔ لندن۔ ملکہ الزبتھ کی والدہ نے مارچ میں آسٹریلیا کا دورہ کرنے کے لئے حکومت آسٹریلیا کی دعوت قبول کرلی ہے یہ اعلان "کلیرنس ہاؤس" لندن سے کیا گیا۔

جامعہ نصرت ربوہ کا بی اے پارٹ II کا نتیجہ

امسال جامعہ نصرت سے بی اے پارٹ II کی ۲۰ طالبات نے امتحان دیا تھا۔ تیرہ طالبات کامیاب ہوئی ہیں۔ ایک کا نتیجہ Later on آنا ہے۔ باقی چھ کمپارٹمنٹ میں آئی ہیں۔ تین طالبات فرسٹ کلاس کی ہے۔ الحمدللہ

مفصل نتیجہ درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	رول نمبر	نام طالبات	نمبر حاصل کردہ	ڈویژن
۱	۲۵۸۴	صوفیہ خانم	۵۷۸/۹۰۰	I
۲	۲۵۸۲	امۃ الرشید	۵۷۴	I
۳	۲۵۸۶	شہناز	۵۵۰	I
۴	۲۵۷۹	صفیہ داؤد	۵۳۸	II
۵	۲۵۹۱	خورشید اختر	۵۳۴	II
۶	۲۵۷۶	مبارکہ بیگم	۵۳۳	II
۷	۲۵۸۹	ثریا اختر	۵۲۸	II
۸	۲۵۸۸	نصرت بیگم	۵۱۴	II
۹	۲۵۸۳	زکیہ علی	۵۱۰	II
۱۰	۲۵۷۸	منصورہ جبیں	۴۹۵	II
۱۱	۲۵۷۵	امۃ الحفیظ	۴۸۴	II
۱۲	۲۵۷۴	بشریٰ شفیع	۴۵۶	II
۱۳	۲۵۷۷	بشریٰ شریف	۴۴۴	III
۱۴	۲۵۸۰	امۃ السمیع	نتیجہ بعد میں آئے گا۔	
۱۵	۲۵۷۲	امۃ البصیر	〃	〃 کمپارٹمنٹ تاریخ
۱۶	۲۵۷۸	مبارکہ سلطانہ	〃	〃 کمپارٹمنٹ انگریزی
۱۷	۲۵۸۱	امۃ الحفیظ شاکر	〃	〃 〃 انگریزی
۱۸	۲۵۸۵	بشریٰ طیبہ	〃	〃 〃 انگریزی
۱۹	۲۵۹۰	شمیم خالدہ	〃	〃 〃 انگریزی
۲۰	۲۵۸۷	سلیمہ بیگم	〃	〃 انگریزی

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

جامعہ نصرت برائے خواتین (ڈگری) میں داخلہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں بی اے پارٹ I (پاس و آنرز کورس) کا داخلہ ۸ ستمبر ۶۳ء سے شروع ہوگا اور دس روز تک جاری رہے گا۔

درخواستیں مجوزہ فارم پر معہ پروویژنل سرٹیفکیٹ یکم ستمبر ۶۳ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔ داخلہ فارم و پراسپکٹس دفتر کالج سے مل سکتے ہیں۔

آنرز کلاسز: انگریزی، ریاضی، اسلامیات اور عربی

انٹرویو :- ہر صبح ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک

(پرنسپل جامعہ نصرت)

ایک ضروری اپیل

گورنمنٹ کے منظور شدہ سکول میں صرف ایک معین اور محدود تعداد میں بچوں کی فیس معاف کی جا سکتی ہے اور ریکمنڈیشن دے کر ہمارے مرکزی سکول میں کم از کم پچاس طلباء ایسے رہ جاتے ہیں جن کے متعلق میرا ضمیر یہ کہتا ہے کہ یہ واقعی امداد کے مستحق ہیں۔ لیکن وسائل محدود ہونے کی وجہ سے ان کی فیس معاف نہیں کر سکتا۔ ان میں سے مستحق ہونے کے علاوہ بعض بچے ہونہار بھی ہوتے ہیں۔ اور غربت کی وجہ سے سکول میں نہایت تنگی ترشی سے گذارہ کرتے ہیں۔ ہماری جماعت کے احباب کو اللہ تعالیٰ نے وسیع دل اور ذرائع بھی دئے ہیں۔ جن کو بروئے کار لا کر ایسے مستحقین کی امداد فرما سکتے ہیں۔ جو فیس معاف نہ ہونے کی وجہ سے تکلیف میں ہیں۔ اس کارِ خیر میں اگر بعض مخیر دوست پانچ یا دس روپے ماہوار اپنے ذمے لیں تو میری اور طلباء کی پریشانی دور ہو سکتی ہے۔ . .
- - - - - - - اگر احباب اس مد میں میرے پاس یکمشت یا باقساط حسب توفیق فوراً کچھ رقم بھجوا دیں تو اس سے بہتوں کا بھلا ہو سکتا ہے۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

سوال و جواب کے رنگ میں

اسلامی مسائل مرتب کرنے کی ضرورت

کتاب مرتب کرنے کے سلسلہ میں ایک صد روپیہ انعام کا اعلان

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش تھی اور آپ ارادہ رکھتے تھے کہ ایک کتاب عورتوں کے لئے مسائل کی تیار کی جائے جو سوال و جواب کی صورت میں ہو چنانچہ حضور فرماتے ہیں :۔

"میں نے ارادہ کیا تھا کہ عورتوں کے لئے ایک قصہ کے پیرایہ میں سوال و جواب کے طور پر سارے مسائل آسان عبارت میں بیان کئے جاویں مگر مجھے اس قدر فرصت نہیں ہو سکتی۔ کوئی اور صاحب اگر لکھیں تو عورتوں کو فائدہ پہنچ جاوے۔" (ملفوظات جلد دوم ص۴۰۳)

نظارت ہذا اس اعلان کے ذریعہ سے درخواست کرتی ہے کہ احباب جماعت میں سے کوئی نوجوان ہمت یا خواتین میں سے کوئی باہمت بہن اس کام کو کرے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کو پورا کر کے ثواب عظیم حاصل کرے تجویز یہ ہے کہ مردوں یا مستورات میں سے جو بھی یہ کام بخوبی کر سکیں وہ نظارت ہذا کو اطلاع دیں نظارت کی منظوری پر وہ ایسی کتاب تیار کریں۔ جن صاحب کی کتاب اشاعت کے قابل سمجھی جائے گی انہیں نظارت کی طرف سے یک صد روپیہ انعام دیا جائے گا۔ امراء اور صدر صاحبان اس بارہ میں خاص دلچسپی لے کر ممنون فرماویں۔

ناظر اصلاح و ارشاد

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ کے متعلق

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا ارشاد گرامی

"ربوہ سے احمدی بچوں کے لئے ایک رسالہ "تشحیذ الاذہان" کے نام سے شائع ہوتا ہے دراصل یہ رسالہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں جاری کیا تھا۔ پھر عرصہ تک بند رہا۔ اب یہ بچوں کے لئے شائع ہوتا ہے اور بہت اچھا کام کر رہا ہے بچوں کے لئے بڑا ہی مفید ہے میں نے دیکھا ہے گھروں میں بچے اسے بڑی دلچسپی اور شوق کے ساتھ پڑھتے ہیں میں اسے بکثرت خریدنے کی تحریک کرتا ہوں۔ اگر دوست اپنے بچوں کے نام یہ رسالہ جاری کرائیں تو انشاءاللہ تعالیٰ انکی اخلاقی اور دینی تربیت اور ترقی کے لئے یہ بہت مفید ثابت ہوگا۔"

(اقتباس از تقریر بر موقع مجلس مشاورت ۱۹۶۳ء)

(مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجالس خدام الاحمدیہ خیرپور ڈویژن کا ساتواں سالانہ اجتماع

یہ اجتماع بتاریخ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵ ستمبر ۱۹۶۳ء بروز جمعہ ہفتہ۔ اتوار بمقام رحمن آباد باندھی ضلع نواب شاہ منعقد ہو رہا ہے جس میں دیگر بزرگان و علماء سلسلہ کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تشریف آوری بھی متوقع ہے ڈویژن کے جملہ خدام۔ اطفال اور دیگر احباب جماعت سے گزارش ہے کہ نہ صرف خود تشریف لائیں بلکہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی ساتھ لا کر اس موقع سے فائدہ اٹھائیں

(محمد یوسف ناظم سالانہ اجتماع مجالس خدام الاحمدیہ خیرپور ڈویژن ۔)

اعلان

نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ کی طالبات کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سکول یکم ستمبر ۶۳ء سے کھل رہا ہے تمام طالبات صبح سات بجے سکول حاضر ہو جائیں۔

(ہیڈ مسٹریس انڈسٹریل سکول۔ ربوہ۔)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴